باب 11

عہد فاروق اعظمؓ

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کے حالات زندگی مختصر طور پر بیان کیجئے۔
☆ حضرت عمر بن خطاب کے قبول اسلام کا واقعہ تحریر کیجئے۔ (گوجرانوالہ بورڈ 2008ء)

جواب

حالات زندگی

تعارف:

حضرت عمر فاروقؓ قریش کے قبیلہ بنو عدی سے تعلق رکھتے تھے۔ سفارت کا منصب اسی قبیلہ کے پاس تھا۔ حضرت عمر فاروقؓ کے والد کا نام خطاب بن نفیل اور والدہ کا نام خنتمہ بنت ہشام تھا۔ 40 قبل از ہجرت پیدا ہوئے۔ کعب پر آپؓ کا شجرہ نسب حضور اکرم ﷺ سے جا ملتا ہے۔

حالات قبل از اسلام:

نوجوانی میں اونٹ چرائے۔ جوانی میں پہلوانی اور کشتی میں کمال حاصل کیا۔ عکاظ کے میلے میں کشتی لڑا کرتے تھے۔ خطابت اور شہسواری میں بھی کمال حاصل کیا۔ نسب دانی کا فن انہیں وراثت میں ملا۔ تجارت کو ذریعۂ معاش کے طور پر اختیار کیا۔ تجارت کے لیے عراق وشام کے سفر بھی کئے۔ سفارت کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔

قبول اسلام:

حضرت عمر فاروقؓ گھر سے آپ ﷺ کے قتل کے ارادے سے نکلے۔ راستے میں ایک صحابیؓ نے آپؓ کی بہن اور بہنوئی کے قبولِ اسلام کی اطلاع دی۔ غصے میں بہن کے گھر پہنچے۔ اس وقت بہن اور بہنوئی سورۃ طٰہٰ پڑھ رہے تھے۔ آپؓ نے بہن اور بہنوئی کو پیٹنا شروع کر دیا۔ اس حال میں بھی، بہن نے اقرارِ توحید ہی کیا تو کچھ نادم ہوئے۔ بہن سے کہا کہ اچھا دکھاؤ! کیا پڑھ رہے تھے؟ بہن نے اوراق سامنے کئے۔ کچھ آیات کی تلاوت کرنے کے بعد بے اختیار کہنے لگے کہ یہ تو بہت عجیب کلام ہے۔ فوراً آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔

خانہ کعبہ میں نماز:

آپؓ کے قبولِ اسلام سے قبل مسلمان چھپ کر نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔ آپؓ کے قبول اسلام کے بعد مسلمانوں نے خانہ کعبہ میں باجماعت نماز ادا کی۔

ہجرت:

جب قریش نے مسلمانوں کو بہت زیادہ تنگ کیا تو دیگر صحابہ کرامؓ کی طرح حضرت عمر فاروقؓ نے بھی مدینہ کی طرف ہجرت کی لیکن آپؓ نے چھپ کر نہیں بلکہ اعلانیہ ہجرت کی۔ ہجرت کے بعد مسلم کی روایت کے مطابق مدینہ کے قریب عوالی (قبا کا ہی دوسرا نام ہے) میں

قیام کیا۔

دربارِ نبوت ﷺ میں حاضری:

آپؓ ایک دن کا ناغہ کر کے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں مدینہ آتے اور جس دن آپؓ خود نہ آتے اپنے مؤاخاتی بھائی حضرت عتبانؓ بن مالک کو مدینہ بھیجتے اور وہ جو کچھ حضور اکرم ﷺ سے سنتے آپؓ تک بھی پہنچا دیتے۔

اذان کا طریقہ:

حضور اکرم ﷺ صحابہ کرامؓ کو نماز کے لئے بلانے کے طریقے کے متعلق صحابہ کرامؓ سے مشورہ لے رہے تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اعلان کے لئے آدمی مقرر کرنے کا مشورہ دیا اور پھر آپؓ کا یہی مشورہ اذان کی صورت میں تسلیم کر لیا گیا۔

غزوات:

غزوۂ بدر میں آپؓ کے مقابلہ میں آپؓ کا ماموں عاص بن ہشام آ گیا' لیکن آپؓ نے قرابت داری پر اسلام کو فوقیت دیتے ہوئے اسے قتل کر دیا۔ بدر کے قیدیوں کے متعلق آپؓ کی رائے کی تائید میں قرآن حکیم میں آیات نازل ہوئیں۔ غزوۂ احد میں ابوسفیانؓ (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) کی باتوں کا جواب آپؓ نے ہی دیا۔ بیعتِ رضوان کے موقع پر جب حضور اکرم ﷺ نے قصاصِ عثمانؓ پر بیعت لینا شروع کی تو حضرت عمر فاروقؓ بیعت سے بھی قبل جنگ کی تیاری میں مصروف ہو چکے تھے۔ غزوۂ خیبر کے موقع پر ایک دفعہ آپؓ کو بھی امیر لشکر بنایا گیا۔ غزوۂ حنین کے موقع پر جب صحابہ کرامؓ کے قدم ایک دفعہ اکھڑ گئے تو حضرت عمر فاروقؓ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ثابت قدم تھے۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر گھر کا آدھا سامان حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

بیویوں کو طلاق:

حضرت عمر فاروقؓ کی دو بیویاں قریبہ اور ام کلثوم تھیں اور دونوں نے ہی اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ جب کافرہ عورت کو عقد نکاح میں رکھنا حرام ہونے کے متعلق آیت نازل ہوئی تو آپؓ نے دونوں کو طلاق دے کر حضرت جمیلہؓ بنت ثابت سے نکاح کر لیا۔

وفاتِ نبوی ﷺ:

حضور اکرم ﷺ سے انتہائی محبت کی وجہ سے آپ ﷺ کی وفات کا صدمہ فاروق اعظمؓ کی برداشت سے باہر ہو رہا تھا اور آپؓ غم کی شدت میں جذباتی ہو کر تلوار نکال کر کھڑے ہو گئے کہ جو کوئی کہے گا کہ حضور اکرم ﷺ وفات پا گئے ہیں میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اس موقع پر آپؓ کو نہایت تحمل سے سمجھایا۔

سقیفہ بنی ساعدہ:

سقیفہ بنی ساعدہ کی بگڑتی ہوئی صورتحال پر قابو پانے کے لئے آپؓ ہی حضرت ابو بکر صدیقؓ کو لے کر گئے اور پھر وہاں معاملہ بگڑتا دیکھ کر آپؓ نے جلدی سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی بیعت کی جس سے حالات کا رُخ تبدیل ہو گیا۔

جمع و تدوین قرآن:

حضرت ابو بکر صدیقؓ کو حضرت عمر فاروقؓ نے ہی قرآن حکیم کو کتابی شکل میں جمع کرنے پر آمادہ کیا تھا۔

خلافت:

22 جمادی الآخرہ 13ھ کو حضرت ابو بکر صدیقؓ کا انتقال ہوا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ وفات سے قبل آپؓ کو خلیفہ نامزد کر چکے تھے۔ چنانچہ اسی روز سے آپؓ کی خلافت کا آغاز ہوا۔

نوٹ: آپؓ کی خلافت کے بعد کے حالات قدرے تفصیل کے ساتھ اسی باب کے اگلے سوالات میں ذکر کئے جا رہے ہیں اس

لئے ہم نے ان حالات کا یہاں ذکر نہیں کیا۔ امید ہے کہ طلبہ اگلے سوالات کی مدد سے بقیہ حالات کو آسانی سمجھ کر یہ سوال مکمل کر لیں گے۔

سوال: عہد فاروق اعظمؓ کی فتوحات بیان کیجئے۔

جواب

فتوحات

حضرت عمر فاروقؓ کی فتوحات کو ہم پانچ حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں: عراق عرب کی فتوحات، عراق عجم کی فتوحات، فارس کے زیر تحت دیگر علاقوں کی فتوحات، شام کی فتوحات اور مصر کی فتوحات۔

عراق عرب کی فتوحات:

عراق عرب کی فتوحات کا آغاز عہد صدیق اکبرؓ میں ہو چکا تھا، عہد فاروق اعظمؓ میں عراق عرب مکمل طور پر فتح ہو گیا۔ ذیل میں آپؓ کی عراق عرب کی طرف بھیجی گئی مہمات اور آپؓ کے دور کی عراق عرب کی فتوحات کا ذکر کیا جا رہا ہے:

فتح نمارق: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حکم سے حضرت خالدؓ بن ولید کے شام کی طرف متوجہ ہو جانے کے بعد عراق پر مثنیٰ بن حارثہ امیر تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے ابوعبید بن مسعود ثقفی کو فوج دے کر عراق کی طرف بھیجا۔ ابوعبید اور مثنیٰ نمارق کی طرف بڑھے۔ دوسری طرف فارس پر اب خسرو پرویز کی بیٹی بوران دخت حکمران تھی۔ بوران دخت نے رستم کو امیر حرب بنایا۔ رستم نے ابوعبید اور مثنیٰ کے مقابلہ میں جابان کو بھیجا۔ فارسیوں کو شکست ہوئی۔ مطر بن قصہ تمیمی نے جابان کو گرفتار کر لیا لیکن یہ جابان کو پہچانتے نہیں تھے اور جابان انہیں دھوکا دے کر رہا ہونے میں کامیاب ہو گیا۔

فتح سقاطیہ: نمارق سے فارغ ہو کر ابوعبید کسکر کی طرف بڑھے جہاں فارسی کمانڈر نرسی فوج لئے ہوئے موجود تھا۔ سقاطیہ کے مقام پر دونوں فوجوں کا آمنا سامنا ہوا، فارسیوں کو شکست ہوئی۔ قریب کے علاقوں نے سقاطیہ کی فتح کے بعد خود ہی اطاعت قبول کر لی۔

فتح باقسیاثا: بوران دخت نے جابان اور نرسی کی مدد کے لئے جالینوس کو بھیجا تھا لیکن اس کے پہنچنے سے قبل ہی وہ دونوں شکست کھا چکے تھے۔ باقسیاثا کے مقام پر ابوعبید اور جالینوس کی فوجوں کا ٹکراؤ ہوا۔ یہاں بھی فارسیوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

مروحہ پر شکست کا سامنا (جنگ جسر): جالینوس کی شکست کی خبر سن کر رستم نے مردان شاہ کو بھیجا، جسے بہمن جاذویہ کہا جاتا تھا۔ مروحہ کے مقام پر دونوں فوجیں مقابل ہوئیں۔ درمیان میں دریائے فرات تھا۔ ابوعبید نے ساتھیوں کے روکنے کے باوجود دریا عبور کر لیا، سخت معرکہ ہوا۔ فارسیوں کے ہاتھیوں سے عربی گھوڑے بدکتے تھے۔ ابوعبید کو شکست کا سامنا کرنا پڑا اور وہ خود بھی اسی معرکہ میں شہید ہو گئے۔ یہ معرکہ شعبان یا رمضان 13ھ میں پیش آیا۔ چونکہ اس معرکہ میں مسلمانوں نے کشتیوں کا پل بنا کر دریا عبور کیا تھا اس لئے اس معرکہ کو جنگ جسر کہا جاتا ہے۔ جسر عربی میں پل کو کہتے ہیں۔

فتح بویب: جسر کی شکست کے بعد حضرت عمر فاروقؓ نے پرزور تیاریاں شروع کر دیں۔ مثنیٰ بھی فوج جمع کر رہے تھے۔ عرب کے نصاریٰ نے بھی اس موقع پر عرب ہونے کے ناطے عجمیوں کے خلاف تعاون کا وعدہ کیا۔ دوسری طرف بوران دخت نے مہران بن مہرویہ کو بھیجا۔ کوفہ کے قریب بویب کے مقام پر فوجیں مقابل ہوئیں۔ درمیان میں دریائے فرات تھا۔ اس دفعہ فارسیوں نے دریا عبور کیا۔ زبردست معرکہ کے بعد فارسیوں کو شکست ہوئی۔ یہ معرکہ رمضان 13ھ میں پیش آیا۔

فتح قادسیہ: بویب میں شکست کے بعد فارسیوں نے بوران دخت کو تخت فارس سے ہٹا کر یزدجرد کو تخت پر بٹھایا۔ یزدجرد نے رستم کو سپہ سالار بنا کر بھیجا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے مقابلہ میں لشکر تیار کیا اور خود نکلنا چاہتے تھے لیکن صحابہ کرامؓ کے مشورہ پر خود نہ نکلے بلکہ حضرت سعدؓ بن ابووقاص کو سپہ سالار بنا کر بھیجا لیکن خود بھی رابطہ رکھا اور ہدایات بھیجتے رہے۔ سعدؓ حضرت عمرؓ کی ہدایت کے مطابق مختلف مقامات سے صورتحال کے مطابق نقشے بنا کر بھیجتے اور مدینہ سے ہدایات آتیں۔ مشراف پہنچ کر مثنیٰ کے بھائی معنیٰؓ ملے اور مثنیٰؓ کی وفات کی اطلاع دی۔ پھر سعدؓ نے قادسیہ

www.downloadclassnotes.com

میں پڑاؤ کیا۔ دوسری طرف رستم اپنی فوج کے ساتھ ساباط میں تھا۔ قادسیہ "یزدجرد" کے پایۂ تخت مدائن سے صرف 30,40 میل کے فاصلہ پر تھا۔ سعدؓ نے یہاں سے چودہ افراد کا وفد "یزدجرد" کے پاس مدائن بھیجا۔ "یزدجرد" نے غصہ میں آ کر تحقیر کے طور پر مٹی کا ایک ٹوکرا منگوا کر وفد کو دے دیا۔ اس وفد نے اس واقعہ کو دوسرے رنگ میں لیا اور واپس آ کر سعدؓ کو مبارکباد دی کہ "یزدجرد" نے اپنی زمین خود ہمارے حوالے کر دی ہے۔ کئی ماہ تک دونوں فوجیں اپنی اپنی جگہ پر مقیم رہیں، لیکن آخرکار رستم ساباط سے نکل کر قادسیہ آیا۔ وہ اب بھی لڑائی سے جی چرا رہا تھا اور اس نے صلح کے لئے سفارت شروع کر دی۔ مسلمانوں کی طرف سے آخری سفیر حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کی کچھ باتوں سے رستم برہم ہو گیا اور تکبر سے کہنے لگا کہ سورج کی قسم! کل میں عربوں کو تباہ کر دوں گا۔ اس کے کسی سپاہی نے کہا کہ ہاں! اگر خدا نے چاہا۔ رستم نہایت گھمنڈ سے بولا کہ خدا نے نہ چاہا تو بھی۔

اگلے روز جنگ شروع ہوئی۔ مسلمان سورۃ الجہاد (سورۃ الانفال) کی آیات کی تلاوت کرتے ہوئے آگے بڑھے۔ سعدؓ خود بیمار تھے اور خالد بن عرطفہ کو سپہ سالار بنا کر بھیجا۔ خود ایک بالا خانے سے نظارہ کر رہے تھے اور ہدایات جاری کر رہے تھے۔ سخت مقابلہ ہوا، ایرانی ہاتھیوں کی وجہ سے کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ جنگ کے اس پہلے دن کو یوم الارماث کہا جاتا ہے۔

اگلے روز قعقاعؓ بن عمرو شام کی طرف سے کمک لے کر پہنچ گئے۔ یہ کمک چھوٹے چھوٹے دستوں کی صورت میں پہنچی۔ ہر نیا دستہ پہنچنے پر زوردار نعرے بلند ہوتے اور فارسیوں پر ہیبت طاری ہوتی جاتی۔ مسلمانوں نے فارسیوں کے ہاتھیوں کے رعب کے خاتمہ کے لئے اونٹوں کو سیاہ برقعے پہنچا دیئے اور اب یہ سیاہ بلائیں جدھر بڑھتیں فارسی گھوڑے بدک کر بھاگتے۔ اس دن کو یوم الاغواث کہا جاتا ہے۔

تیسرے روز قعقاعؓ نے مصنوعی کمک منگوائی کہ رات کو ہی فوج کا ایک حصہ کچھ پیچھے بھیج دیا جو سارا دن چھوٹے دستوں کی صورت میں آتا رہا۔ سات سو کی ایک حقیقی کمک بھی شام سے پہنچی۔ سعدؓ کے حکم سے ہاتھیوں کی سونڈوں اور آنکھوں پر حملہ کیا گیا۔ صرف دو بڑے ہاتھیوں سے یہ سلوک کرنے پر ہاتھیوں میں بھگدڑ مچ گئی اور وہ مدائن کی طرف بھاگ گئے۔ اس دن کو یوم العماس کہا جاتا ہے۔

اگلی ساری رات بھی معرکہ جاری رہا اور بہت زیادہ خونریزی ہوئی، رستم کو خود بھی تخت سے اتر کر مقابلہ میں آنا پڑا۔ اس رات کو لیلۃ الہریر کہا جاتا ہے۔

اگلی صبح بھی معرکہ جاری رہا اور رستم بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔ بھاگ کر ایک نہر میں چھلانگ لگا دی۔ ہلال بن علقمہ تیمی نے پیچھے چھلانگ لگا کر ٹانگ سے پکڑ کر باہر نکالا اور قتل کر دیا۔ اب ہلال نے رستم ہی کے تخت پر چڑھ کر آواز لگائی کہ میں نے رستم کو قتل کر دیا ہے۔ اس پر فارسیوں کے حوصلے پست ہو گئے اور وہ بھاگ نکلے۔ مسلمانوں نے دور تک تعاقب کیا۔ اس دن کو یوم القادسیہ کہا جاتا ہے۔

فتح بابل: فارسیوں نے قادسیہ سے بھاگ کر بابل میں پناہ لی۔ یہاں ان کے بڑے بڑے سردار موجود تھے، لیکن سعدؓ کے پہلے حملہ سے ہی بھاگ نکلے۔

فتح کوثی: کوثی وہ تاریخی مقام ہے کہ جہاں نمرود نے حضرت ابراہیمؑ کو قید رکھا تھا۔ بابل سے بھاگنے والے فارسی یہاں بھاگ آئے۔ سعدؓ خود بابل میں رہے اور زہرہ کو فوج دے کر کوثی بھیجا۔ فارسی کمانڈر شہریار مبارزت میں ایک غلام نابل یا نائل کے ہاتھوں مارا گیا اور اس کی فوج بھاگ گئی۔

فتح نہر شیر (نہمشیر یا بہرسیر): کوثی کے بعد اسلامی فوج نہر شیر کی طرف متوجہ ہوئی۔ یہاں اہل فارس نے ایک بہت بڑا شیر پال رکھا تھا، جس کا نام المقرط تھا۔ یہ شیر جھپٹ کر نکلا لیکن ہاشم بن عتبہ نے ایک ہی وار میں اس کا کام تمام کر دیا۔ پھر دو ماہ کے محاصرہ کے بعد نہر شیر فتح ہو گیا۔

فتح مدائن: مدائن فارس کا پایۂ تخت تھا۔ سعدؓ نہر شیر سے مدائن کی طرف بڑھے تو راستہ میں دجلہ موجیں مار رہا تھا۔ سعدؓ نے دریا میں گھوڑے ڈال دینے کا حکم دے دیا۔ دوسرے کنارے پر کھڑے فارسی اس منظر کو حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ جب اسلامی لشکر کنارے کے قریب پہنچا تو فارسی "دیوان آمدند، دیوان آمدند" (جن آ گئے، جن آ گئے) کہتے ہوئے بھاگ نکلے۔ "یزدجرد" اپنے خاندان کو پہلے ہی حلوان بھیج چکا تھا،

یہ خبر سن کر خود بھی بھاگ نکلا اور مدائن فتح ہو گیا۔

فتح جلولاء: مدائن کے بعد فارسی جلولاء میں رستم کے بھائی خرزاد کی قیادت میں قلعہ بند ہوئے۔ انہوں نے شہر کے گرد خندق کھدوالی اور دور دور تک گوکھرو بھی پھیلا دیئے۔ حضرت سعدؓ بن ابو وقاص نے ہاشم بن عتبہ کو بھیجا۔ کئی ماہ تک انہوں نے محاصرہ کئے رکھا۔ ایک روز فارسی خندقوں سے آگے بڑھ کر مقابلہ کے لئے نکلے لیکن تیز آندھی شروع ہو گئی، جس کی وجہ سے انہیں واپس بھاگنا پڑا۔ آندھی میں کچھ نظر نہیں آ رہا تھا اس لئے بہت سے اپنی ہی کھودی ہوئی خندقوں میں گر کر مارے گئے۔ اس کے بعد انہوں نے خندقوں میں خود ہی راستے بنا دیئے۔ مسلمانوں نے ان راستوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زوردار حملہ کیا اور فارسی بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔ تقریباً ایک لاکھ فارسی مارے گئے۔

فتح حلوان: ''یزدجرد'' مدائن سے حلوان چلا گیا تھا۔ جلولاء کی فتح کا سن کر مدائن سے رے کی طرف بھاگا اور حلوان کی حفاظت کے لیے خسرو شنوم کو چھوڑ گیا۔ سعدؓ نے یہاں حضرت قعقاعؓ بن عمرو کو بھیجا۔ خسرو شنوم شکست کھا کر بھاگ نکلا۔ حلوان کی فتح سے عراق عرب مکمل طور پر فتح ہو گیا۔

عراق عجم کی فتوحات: عراق عرب کی فتوحات کے بعد حضرت عمر فاروقؓ عراق عجم کی طرف متوجہ ہوئے۔ ذیل میں آپؓ کی عراق عجم کی طرف بھیجی گئی مہمات اور آپؓ کے دور کی عراق عجم کی فتوحات کا ذکر کیا جا رہا ہے۔:

فتح نہاوند: یزدجرد اب رے سے نکل کر خراسان کے شہر مرو میں جا ٹھہرا تھا۔ اس نے مردان شاہ بن ہرمز کی قیادت میں ڈیڑھ لاکھ کا لشکر بھیجا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے تیس ہزار کے لشکر کے ساتھ نعمان بن مقرن کو بھیجا۔ پہلے صلح کی سفارت شروع ہوئی لیکن بے نتیجہ رہی۔ فارسیوں نے ہر طرف گوکھرو بچھا دیئے تھے، جس سے مسلمانوں کا آگے بڑھنا مشکل ہو رہا تھا۔ نعمان نے قعقاعؓ بن عمرو کو تھوڑی سی فوج کے ساتھ بھیجا۔ فارسیوں نے جوش کے ساتھ حملہ کیا۔ قعقاعؓ آہستہ آہستہ پسپا ہونے لگے اور فارسی آگے بڑھتے جاتے۔ فارسی اس خیال سے کہ کوئی بھاگنے کا نہ سوچے اپنے پیچھے گوکھرو پھیلاتے آ رہے تھے۔ جب وہ صحیح طرح سے مسلمانوں کی باقی فوج کی زد میں آ گئے تو مسلمانوں نے پر زور حملہ کر دیا اور فتح حاصل کر لی۔ نعمان بن مقرن اس معرکہ میں شہید ہو گئے۔ تقریباً تیس ہزار فارسی مارے گئے۔

فتح اصفہان: 21ھ میں حضرت عمر فاروقؓ کے حکم سے عبداللہ بن عبداللہ نے اصفہان کے نواح میں چڑھائی شروع کر دی۔ ایک رئیس استندار بڑی فوج کے ساتھ مقابل آیا۔ فارسیوں کے ایک اہم کمانڈر براز جاذویہ نے نکل کر مبارزت طلب کی۔ عبداللہ خود مقابلے میں نکلے اور براز جاذویہ کا کام تمام کر دیا، اس کے ساتھ ہی لڑائی بھی ختم ہو گئی۔ استندار نے صلح کر لی۔ پھر عبداللہ نے خاص اصفہان کا محاصرہ کر لیا۔ یہاں کے حاکم فاذوسفان نے عبداللہ سے کہا کہ دوسروں کی جانیں کیوں ضائع کریں آؤ! ہم تم لڑ کر فیصلہ کر لیں۔ عبداللہ نکلے تو فاذوسفان نے وار کیا۔ عبداللہ نے اس خوبصورتی سے وار بچایا کہ فاذوسفان خود تعریف پر مجبور ہو گیا اور پھر ساتھ ہی صلح پر آمادہ ہو گیا۔

فتح ہمدان: ہمدان میں غدر ہو جانے کی اطلاع ملنے پر حضرت عمر فاروقؓ نے نعیم بن مقرن کو بھیجا۔ طویل محاصرے کے بعد انہوں نے ہمدان کو فتح کر لیا۔

فتح رود: ایک فارسی کمانڈر ردیلم کی اپیل پر ہمدان سے بھاگے ہوئے لوگوں کے علاوہ رے اور آذربائیجان کی فوجیں بھی وادیٔ نیلم میں جمع ہو گئیں۔ نعیم بن مقرن نے انہیں بھی شکست دی۔

فتح رے: رے کے حاکم سیاوش کی اپیل پر کئی علاقوں کی فوجیں اس کے پاس جمع ہو گئیں، لیکن فارس کے ایک اہم کمانڈر زینبدی نے سیاوش سے چپقلش کی وجہ سے نعیم بن مقرن کا ساتھ دیا اور نعیم کو رے فتح کرنے میں کوئی دقت نہ ہوئی۔ رے کی فتح سے عراق عجم بھی مکمل فتح ہو گیا۔

فارس کے زیر تحت دیگر علاقوں کی فتوحات: عراق عجم کی فتوحات کے بعد حضرت عمر فاروقؓ فارس کے زیر تحت دیگر علاقوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ ذیل میں آپؓ کی ان علاقوں کی طرف بھیجی گئی مہمات اور آپؓ کے دور کی ان علاقوں کی فتوحات کا ذکر کیا جا رہا ہے:

فتح جزیرہ: اہل جزیرہ نے اطاق کی قیادت میں مسلمانوں کے خلاف فوج جمع کرنا شروع کردی۔ حضرت سعدؓ بن ابووقاص نے حضرت عمر فاروقؓ کو لکھا۔ انہوں نے عبداللہ بن المعتم کی قیادت میں فوج بھیجی؛ جس نے 16ھ میں ایک ماہ تک جزیرہ میں تکریت کے مقام کا محاصرہ کئے رکھا اور 24 دفعہ حملہ بھی کیا۔ یہاں چند عرب قبائل بھی تھے۔ عبداللہ نے ان سے نامہ و پیغام کر کے انہیں اپنے ساتھ ملا لیا اور ایک متعین تاریخ کو دونوں طرف سے حملہ ہونے کی وجہ سے اہل تکریت کو شکست ہوئی۔

اگلے سال 17ھ میں حضرت سعدؓ بن ابووقاص نے حضرت عمر فاروقؓ کے حکم سے حضرت عیاضؓ بن غنم کو بھیجا؛ جنہوں نے مختلف مقامات پر معمولی جھڑپوں کے بعد پورے جزیرہ کو فتح کرلیا۔

فتح خوزستان: 16ھ میں حضرت مغیرہؓ بن شعبہ نے خوزستان کا شہر اہواز فتح کرلیا۔ پھر 17ھ میں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ مزید آگے بڑھے۔ بعد میں نعمان بن مقرنؓ حضرت عمارؓ بن یاسرؓ اور حضرت جریرؓ بن عبداللہ البجلی بھی ساتھ مل گئے اور آہستہ آہستہ خوزستان کے پورے علاقے کو فتح کرلیا۔ یہیں سے فارسیوں کا بہت بڑا کمانڈر ہرمزان گرفتار کر کے مدینہ بھیجا گیا تھا۔

فتح آذربائیجان: 22ھ میں حضرت عمرت فاروقؓ نے عتبہ بن فرقد اور بکیر کو آذربائیجان کی طرف بھیجا۔ بکیر کے مقابل اسفندیار اور عتبہ کے مقابل اسفندیار کا بھائی بہرام آیا اور دونوں نے شکست کھائی۔ آذربائیجان انہی دونوں بھائیوں کے زیر تحت تھا اور انہوں نے جزیہ دینا تسلیم کرلیا۔

فتح طبرستان: نعیم بن مقرن نے اپنے بھائی سوید کو قومس بھیجا؛ جو بغیر لڑائی کے فتح ہوگیا۔ یہاں سے سوید نے طبرستان کے شہر جرجان کے حاکم روزبان سے نامہ و پیغام کے بعد اسے صلح اور جزیہ پر آمادہ کرلیا۔ یہ سن کر طبرستان کے حاکم سپہدار نے بھی جزیہ پر آمادگی ظاہر کردی۔

فتح آرمینیہ کا آغاز: بکیر نے آذربائیجان کے بعد آرمینیہ کا رُخ کیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے عبدالرحمٰن بن ربیعہ کو بھی بھیج دیا اور آرمینیہ کی فتوحات شروع ہوگئیں۔ کچھ علاقے فتح ہوئے؛ لیکن آرمینیہ کی مکمل فتح سے قبل ہی حضرت عمر فاروقؓ کی وفات سے عہد فاروق اعظمؓ ختم ہوچکا تھا۔

فتح فارس: حضرت علاءؓ بن الحضرمی نے حضرت عمر فاروقؓ سے اجازت لئے بغیر ہی صوبہ فارس پر حملہ کردیا؛ لیکن شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ حضرت عمر فاروقؓ کو علم ہوا تو انہوں نے ابوسبرہ کو بھیجا؛ جنہوں نے کچھ فتوحات کیں۔ پھر 23ھ میں حضرت عمر فاروقؓ کے حکم سے عثمان بن ابوالعاص اور ان کے بھائی حکم بن ابوالعاص کی فوج کشی سے یہ صوبہ مکمل طور پر اسلامی حکومت کے زیر نگین ہوگیا۔

فتح کرمان: 23ھ میں حضرت عمر فاروقؓ کے حکم سے سہیل بن عدی کرمان پر حملہ آور ہوئے اور معمولی مقابلوں کے بعد کرمان کا سارا علاقہ فتح کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

فتح سیستان (سجستان): 23ھ میں حضرت عمر فاروقؓ کے حکم سے حضرت عاصمؓ بن عمر سیستان پر حملہ آور ہوئے اور معمولی مقابلوں کے بعد سیستان کا سارا علاقہ فتح کرلیا۔

فتح مکران: 23ھ میں حضرت عمر فاروقؓ کے حکم سے حَکَم بن عمرو تغلبی نے مکران پر چڑھائی کی اور یہاں کے حاکم راسل کو شکست دے کر مکران فتح کرلیا۔ مکران کا نصف حصہ آج کل بلوچستان کہلاتا ہے۔

فتح خراسان: حضرت عمر فاروقؓ کے حکم سے احنف بن قیس نے 22ھ میں خراسان کا رُخ کیا۔ ''یزدجرد'' یہیں مقیم تھا۔ یہ مختلف علاقوں سے بھاگتا رہا؛ پھر بلخ کے مقام پر اس کا احنف سے مقابلہ ہوا۔ شکست کھا کر خاقان کی حکومت میں بھاگ گیا۔ خاقان نے اس کے ساتھ تعاون کیا؛ دونوں نے الگ الگ فوج کے ساتھ دوبارہ خراسان آ کر الگ الگ مقامات پر صف آرائی کی۔ خاقان بہت جلد مقابلہ سے بھاگ گیا۔ یہ سن کر ''یزدجرد'' نے بھی بھاگنا چاہا تو اس کے درباریوں نے منع کیا لیکن یہ رکنے پر تیار نہ ہوا۔ درباریوں نے اس کا سب مال و اسباب چھین لیا اور یہ بے بسی کے عالم میں خاقان کے پاس پہنچا اور پھر دہاں فرغانہ کے مقام پر مقیم رہا۔ اس طرح فارسی اقتدار کا سورج

ہمیشہ کے لئے ڈوب گیا۔

شام کی فتوحات: شام کی فتوحات کا آغاز عہد صدیق اکبرؓ میں ہو چکا تھا، حضرت عمر فاروقؓ نے بھی شام کی طرف توجہ دی۔ ذیل میں آپؓ کی شام کی طرف بھیجی گئی مہمات اور آپؓ کے دور کی شام کی فتوحات کا ذکر کیا جا رہا ہے:

فتح دمشق: حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور میں حضرت خالدؓ بن ولید دمشق کا محاصرہ کر چکے تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں بھی محاصرہ جاری رہا۔ ایک روز بطریق دمشق کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ تمام شہر نے خوشیاں منائیں اور کثرت سے شراب پی۔ خالدؓ نے موقع سے فائدہ اٹھایا اور چند افسروں کے ہمراہ کمند کے ذریعے فصیل پھلانگ کر اندر اترے اور دروازہ کھولنے میں کامیاب ہو گئے۔ عیسائی یہ دیکھ کر فوراً صلح کے لئے تیار ہو گئے۔

فتح فحل (سلا): رومی سکلار کی قیادت میں بیسان میں جمع ہوئے اور مسلمان حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح کی قیادت میں فحل میں اترے۔ رومیوں نے پہلے صلح کی سفارت شروع کی جو بے نتیجہ رہی۔ گھمسان کا رن پڑا اور مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔ پھر اردن کا باقی علاقہ آسانی سے فتح ہو گیا۔

فتح حمص (امیسا): فحل کے بعد راستہ میں بعلبک کو آسانی سے فتح کرتے ہوئے حضرت ابو عبیدہؓ حمص کی طرف بڑھے۔ رومیوں نے پہلے آگے بڑھ کر جوسیہ میں مسلمانوں کا مقابلہ کیا، لیکن شکست کھا کر بھاگے۔ پھر مسلمانوں نے حمص کا محاصرہ کیا اور اہل حمص کو مجبوراً صلح کی درخواست کرنا پڑی۔ قریب کے کچھ علاقوں نے خود اطاعت قبول کر لی اور کچھ آسانی کے ساتھ فتح کر لئے گئے۔

فتح یرموک: ہرقل انطاکیہ میں تھا اور پے در پے شکستوں کے بعد اس نے ایک معرکہ لڑنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے ہر طرف ایک متعین تاریخ کو جمع ہو جانے کے پیغامات بھیجے۔ حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح کو اطلاع ملی تو وہ حمص میں تھے۔ حضرت شرحبیلؓ بن حسنہ اور حضرت یزیدؓ بن ابوسفیانؓ بھی ان کے ساتھ تھے۔ حضرت خالدؓ بن ولید دمشق میں اور حضرت عمروؓ بن العاص فلسطین میں تھے۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے حمص والوں کا جزیہ واپس کر دیا کہ اب ہم تمہاری حفاظت کے لئے یہاں نہیں رک سکتے اور دمشق سے حضرت خالدؓ بن ولید کو بھی ساتھ ملاتے ہوئے یرموک پہنچے۔ حضرت عمروؓ بن العاص بھی یہیں آپؓ سے مل گئے۔ اس طرح چھتیس ہزار کا اسلامی لشکر یرموک میں جمع ہو گیا۔ مقابلہ میں رومیوں کا دو لاکھ چالیس ہزار کا لشکر یرموک کے قریب واقوصہ یا دیر الجبل میں جمع ہوا۔ کئی دن تک دونوں لشکر آمنے سامنے رہے اور جھڑپیں ہوتی رہیں۔ شروع میں اسلامی لشکر مختلف حصوں میں بٹا ہوا اپنے اپنے کمانڈر کے زیر تحت تھا لیکن پھر حضرت خالدؓ بن ولید کو متفقہ سپہ سالار منتخب کر لیا گیا۔ حضرت خالدؓ بن ولید کو صرف اپنے گھوڑے کیت کا پاؤں زخمی ہونے کی وجہ سے کچھ خدشہ تھا ورنہ تو انہیں اتنے بڑے لشکر کی کوئی پرواہ نہ تھی۔ خالدؓ نے قیادت سنبھالنے کے اگلے روز لشکر کے چھتیس یا چالیس حصے کئے اور ایک بالکل نئے انداز میں رومیوں پر حملہ کر دیا۔ مسلم خواتین نے بھی معرکہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا حضرت امیر معاویہؓ کی بہن حضرت جویریہؓ اوران کی والدہ حضرت ہندؓ بڑے جوش سے حملے کر رہی تھیں۔ حضرت عکرمہؓ بن ابوجہل نے ساتھیوں سے موت پر بیعت لینے کا اعلان کیا۔ چار سو افراد نے موت پر بیعت کی اور پر جوش انداز میں حملہ کیا۔ عکرمہؓ سمیت ان میں سے بہت سے شہید ہو گئے۔ آخر کار رومیوں کو اس بھرپور حملے کے جواب میں فرار کی راہ اختیار کرنا پڑی۔

فتح قنسرین: یرموک کے بعد حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح حمص کی طرف واپس آ گئے اور حضرت خالدؓ بن ولید کو قنسرین بھیجا۔ معمولی مقابلہ کے بعد اہل قنسرین جزیہ پر آمادہ ہو گئے۔

فتح حلب: حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح نے حلب کا محاصرہ کر لیا اور چند روز کے محاصرہ کے بعد وہ جزیہ پر آمادہ ہو گئے۔

فتح انطاکیہ: یہ روم کا دارالحکومت تھا۔ حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اس کا محاصرہ کر لیا۔ ہرقل پہلے ہی انطاکیہ چھوڑ کر قسطنطنیہ بھاگ چکا تھا۔ چند روز کے محاصرہ کے بعد اہلِ انطاکیہ صلح پر آمادہ ہو گئے۔ انطاکیہ کی فتح کے بعد انطاکیہ کے ارد گرد کے علاقے بھی آسانی سے فتح ہو گئے۔

فتح بیت المقدس: حضرت عمروؓ بن العاص نے بیت المقدس کا محاصرہ کرلیا۔ حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح بھی ان کے ساتھ آملے۔ عیسائیوں نے صلح کی درخواست کی اور ساتھ یہ بھی کہا کہ حضرت عمر فاروقؓ خود ہمارے پاس آئیں۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کو پیغام بھیجا۔ رجب 16ھ میں حضرت عمر فاروقؓ مدینہ سے چلے۔ جابیہ کے مقام پر حضرت یزیدؓ بن ابوسفیانؓ اور حضرت خالدؓ بن ولید بھی آملے۔ بیت المقدس کے ریئسان کا ایک وفد بھی یہیں آکر ملا اور معاہدۂ صلح بھی یہیں پر لکھا گیا۔ بیت المقدس میں داخلہ اس شان سے ہوا کہ پیدل چل رہے تھے۔ سب سے پہلے مسجد میں گئے۔ چند دن تک بیت المقدس میں ہی قیام کیا۔

عیسائیوں کی حمص پر دوبارہ کوشش: ہرقل نے دوبارہ ایک بڑی فوج حمص کی طرف بھیجی، لیکن حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح نے اسے بھاگنے پر مجبور کردیا۔

فتح قیساریہ: حضرت یزیدؓ بن ابوسفیانؓ نے قیساریہ کا محاصرہ کرلیا، لیکن محاصرے کے دوران ہی بیمار ہوکر وفات پا گئے۔ اب ان کے بھائی حضرت امیر معاویہؓ نے فوج کی قیادت سنبھالی۔ چند دن کے محاصرے کے بعد ایک یہودی یوسف کے ذریعے ایک سرنگ کا انکشاف ہوا۔ چند بہادر سرنگ کے ذریعے اندر داخل ہوکر دروازہ کھولنے میں کامیاب ہوگئے اور مسلمان اندر داخل ہوگئے۔ عیسائیوں کو شکست ہوئی۔ قیساریہ کی فتح کے بعد سلطنت روم کے اقتدار کا سورج بھی ڈوب گیا۔

مصر کی فتوحات:

مصر بھی حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں فتح ہوا۔ ذیل میں آپؓ کی مصر کی طرف بھیجی گئی مہمات اور آپؓ کے دور کی مصر کی فتوحات کا ذکر کیا جارہا ہے:

فتح فرما: حضرت عمروؓ بن العاص، حضرت عمر فاروقؓ سے اجازت حاصل کرکے مصر کی طرف روانہ ہوئے۔ مصر بھی رومی اثر کے تحت تھا۔ فرما کے مقام پر مسلمانوں اور یہاں موجود رومی فوج کے درمیان ایک ماہ تک لڑائی جاری رہی اور بالآخر یہ فتح ہوگیا۔

فتح فسطاط: فسطاط اس وقت کسی شہر کا نام نہیں تھا بلکہ یہ صرف صحرا میں ایک قلعہ تھا کہ جس میں رومی سلطنت کے حکام رہتے تھے۔ سات ماہ تک فسطاط کا محاصرہ جاری رہا۔ ایک روز حضرت زبیرؓ بن عوام چند ساتھیوں کے ہمراہ سیڑھی لگا کر دیوار پر چڑھنے میں کامیاب ہوگئے۔ زوردار نعرہ بلند کیا، عیسائی یہ سمجھے کہ مسلمان قلعہ میں داخل ہوگئے ہیں۔ وہ بدحواس ہوگئے۔ حضرت زبیرؓ نے نیچے اتر کر دروازہ کھول دیا۔ مقوقس یہیں تھا، اس نے صلح کی درخواست کرلی۔

فتح اسکندریہ: مقوقس نے اگرچہ تمام مصر کی طرف سے صلح کا معاہدہ کیا تھا لیکن ہرقل کو یہ سن کر غصہ آیا اور اس نے اسکندریہ کی طرف اپنی فوج بھیج دی۔ حضرت عمروؓ بن العاص فسطاط کے بعد اسکندریہ کی طرف بڑھے۔ قبطی رومیوں سے الگ ہی رہے بلکہ مسلمانوں سے کسی حد تک تعاون بھی کیا۔ کافی عرصہ تک اسکندریہ کا محاصرہ جاری رہا۔ ایک روز حضرت عمروؓ بن العاص نے حضرت عبادہؓ بن صامت سے کہا کہ آج کے سپہ سالار آپ ہوں گے۔ اسی روز پہلے ہی حملہ میں رومی پسپا ہوگئے۔ اس کے بعد مصر کے بقیہ علاقوں کو بغیر کسی مزاحمت کے فتح کرلیا گیا۔

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کی اسلامی خدمات اور کارہائے نمایاں کو بیان کیجئے۔

☆ حضرت عمرؓ کا عہد تاریخ اسلام کا ایک شاندار عہد ہے واضح کیجئے۔ (گوجرانوالہ بورڈ 2008ء)

☆ حضرت عمرؓ کے کارہائے نمایاں پر نوٹ لکھئے۔ (گوجرانوالہ بورڈ 2010ء)

جواب

اسلامی خدمات اور کارہائے نمایاں

حضرت عمر فاروقؓ کی اسلامی خدمات اور آپؓ کے کارہائے نمایاں کو ہم دو حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں: خدمات قبل از خلافت اور

خدمات بعد از خلافت۔

خدمات قبل از خلافت:

نوٹ: سوال کے اس حصہ کے لیے "حالات زندگی" کے سوال سے مندرجہ ذیل ہیڈنگز دے کر آسانی سے یہ حصہ تیار کیا جا سکتا ہے:

1- خانہ کعبہ میں نماز　　2- اعلانیہ ہجرت
3- اذان کا طریقہ　　4- غزوات میں کارنامے
5- سقیفہ بنی ساعدہ میں کردار　　6- جمع و تدوین قرآن

امید ہے کہ طلبہ اسی سوال کی مدد سے یہ حصہ تیار کرنے میں دقت محسوس نہیں کریں گے۔

خدمات بعد از خلافت:

1- حرم میں وسعت: 17ھ میں حضرت عمر فاروقؓ نے حرم کی عمارت کو وسیع کیا۔ آپؓ نے اردگرد کے مکانات خرید کر انہیں حرم کی عمارت میں داخل کیا۔ آپؓ سے قبل اس کی چار دیواری نہیں تھی، آپؓ نے چار دیواری بھی بنوائی اور اس میں چراغ جلانے کا انتظام بھی آپؓ ہی کے عہد میں ہوا۔

2- مسجد نبوی ﷺ میں وسعت: 17ھ میں ہی آپؓ نے مسجد نبوی کے اردگرد کے مکانات خرید کر مسجد نبوی ﷺ میں بھی وسعت کی۔ مسجد نبوی ﷺ میں ایک طرف اسٹیج کے طور پر ایک چبوترہ بھی بنوایا۔ آپؓ کی اجازت سے حضرت تمیم داریؓ نے مسجد میں چراغ جلانے کا بھی انتظام کیا۔

3- مکہ و مدینہ کا سفر: آپؓ نے مکہ و مدینہ کے درمیانی سفر کو آسان اور محفوظ بنانے کے لئے راستے میں ہر منزل پر چوکیاں اور سرائے بنوائیں۔

4- سن ہجری: آپؓ کا ایک بہت بڑا کارنامہ یہ بھی ہے کہ آپؓ نے ہی اسلامی سن کا آغاز کیا۔ 21ھ میں آپؓ نے سن کی ابتداء کے متعلق صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیا کہ کب سے ہونی چاہئے؟ تو حضرت علیؓ کی تجویز پر صحابہ کرامؓ کا اتفاق ہوا کہ سن کی ابتداء ہجرت نبوی ﷺ سے ہونی چاہئے۔

5- سکہ: عربوں میں آپؓ سے قبل سکے کا رواج نہیں تھا۔ مقریزی کی روایت کے مطابق آپؓ ہی نے سب سے پہلے سکہ چلایا۔ مقریزی کی روایت کے مطابق آپؓ کے بنوائے ہوئے مختلف سکوں پر "الحمد الله"، "لا اله الا الله وحده" اور "محمد رسول الله" لکھا ہوا تھا۔

6- شہر بسانا: حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے دورِ خلافت میں بصرہ، کوفہ اور فسطاط جیسے بڑے شہر بھی بنوائے، جن میں خاص طور پر بصرہ اور کوفہ بڑے علمی مراکز بنے۔

7- نہریں بنوانا: حضرت عمر فاروقؓ نے نہر امیر المؤمنین، نہر معقل، نہر ابی موسیٰ اور نہر سعد جیسی نہریں بھی بنوائیں۔ یہ آپؓ کا رفاہِ عامہ کے امور میں بہت بڑا کارنامہ ہے۔

8- جیل خانہ کی ایجاد: حضرت عمر فاروقؓ سے قبل عرب میں جیل خانے کا کوئی تصور نہیں تھا۔ آپؓ نے سب سے پہلے مکہ میں صفوان بن امیہ کا مکان خرید کر اسے جیل خانہ بنایا اور پھر دیگر شہروں میں بھی جیل خانے قائم کئے گئے۔

نوٹ: سوال کے اس حصہ کے لئے "فتوحات" کے سوال میں سے مندرجہ ذیل ہیڈنگز دے کر اس کو مزید پھیلایا جا سکتا ہے:

9- عراق عرب کی فتوحات　　10- عراق عجم کی فتوحات

11-فارس کے زیرِ تحت دیگر علاقوں کی فتوحات 12-شام کی فتوحات

13-مصر کی فتوحات

البتہ فتوحات کے سوال میں ان سب کی تفصیل ہے اور یہاں نہایت اختصار کے ساتھ صرف اشارہ کر دینا ہی کافی ہوگا۔امید ہے کہ طلبہ اسی سوال کی مدد سے یہ حصہ مکمل کرنے میں دقت محسوس نہیں کریں گے۔

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت پر نوٹ تحریر کیجئے۔

جواب

شہادت

فیروز کی اپیل:

ایک روز حضرت عمر فاروقؓ گشت کر رہے تھے کہ آپؓ کو حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کا غلام ابولؤلو فیروز ملا اور کہنے لگا کہ مغیرہؓ سے میری سفارش کیجئے کہ مجھ سے محصول کم لیا کریں۔

حضرت عمرؓ کا جواب:

حضرت عمر فاروقؓ نے اس سے پوچھا کہ وہ تم سے کتنا خراج لیتے ہیں؟ فیروز نے کہا: روزانہ دو درہم۔ آپؓ نے دوبارہ پوچھا کہ تمہارا پیشہ کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ بڑھئی، نقاش اور لوہار ہوں۔ آپؓ نے فرمایا کہ اس لحاظ سے تمہارا خراج زیادہ نہیں ہے۔

فیروز کی دھمکی:

حضرت عمر فاروقؓ نے اسی وقت فیروز سے یہ بھی پوچھا کہ میں نے سنا ہے کہ تم ہوا سے چلنے والی چکی بنانے کا دعویٰ کرتے ہو؟ کہنے لگا کہ ہاں! میں ایسی چکی بنا سکتا ہوں۔ حضرت عمر فاروقؓ نے کہا کہ میرے لئے بھی ایک ایسی چکی بنا دینا۔ فیروز نے کہا کہ میں آپ کے لئے ایسی چکی بناؤں گا کہ جس کا مشرق و مغرب میں چرچا رہے گا۔ یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔ حضرت عمر فاروقؓ اس کی بات کا مفہوم سمجھ گئے اور ساتھیوں سے کہا کہ یہ مجھے دھمکی دے گیا ہے۔

کعبؓ کی پیشین گوئی:

دوسرے دن حضرت کعب الاحبارؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کو بتایا کہ میں نے تورات کے اشارات سے معلوم کیا ہے کہ آپ تین دن میں وفات پا جائیں گے۔

فیروز کا حملہ:

ٹھیک تیسرے دن 26 ذی الحج 23ھ کو فجر کی نماز میں ابولؤلو فیروز نے آپؓ پر خنجر کے چھ وار کئے، جن میں سے ایک زیرِ ناف لگا اور یہی بعد میں جان لیوا ثابت ہوا۔

عبدالرحمٰنؓ بن عوف کی امامت:

حضرت عمر فاروقؓ نے زخمی ہو کر گرتے ہوئے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کو نماز پوری کروانے کے لئے آگے کر دیا۔

فیروز کی خودکشی:

فیروز حملے کے بعد بھاگا اور راستے میں آنے والے کلیب بن ابوالبکیر کو بھی شہید کر دیا لیکن پکڑا گیا اور پھر اسی خنجر سے اس نے خودکشی کر لی۔

قاتل کی دریافت:

حضرت عمر فاروقؓ کو اٹھا کر گھر لایا گیا۔ آپؓ نے دریافت کیا کہ میرا قاتل کون ہے؟ بتایا گیا کہ ابولؤلؤ فیروز۔ فرمایا: اللہ کا شکر ہے کہ میں کسی ایسے شخص کے ہاتھوں نہیں مارا گیا کہ جو اسلام کا دعویٰ رکھتا ہو۔

طبیب: طبیب بلایا گیا۔ اس نے دودھ اور نبیذ پلائی لیکن دونوں چیزیں زخم سے نکل آئیں اور اب صحابہ کرامؓ کو یقین ہو گیا کہ آپؓ بچ نہیں سکیں گے۔

حضرت عائشہؓ سے اجازت: اپنے بیٹے حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ کو بھیج کر حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ان کے حجرہ میں حضور اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ دفن کی اجازت لی۔

خلافت: خلافت کے لئے ولی عہد مقرر کرنے کی بجائے حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علی المرتضیٰؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف اور حضرت سعدؓ بن ابو وقاص پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دے دی کہ یہ اپنے میں سے کسی ایک کو منتخب کر لیں گے۔

قرض: اپنے بیٹے حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ سے پوچھا کہ میرے اوپر کتنا قرض ہے؟ معلوم ہوا کہ چھیاسی ہزار درہم قرض ہے۔ وصیت فرمائی کہ اسے میری جائیداد سے ادا کرنا اور اگر پورا ادا نہ ہو سکے تو پہلے بنوعدی اور پھر پورے قریش سے لینا۔ بہر حال یہ قرض آپ کا رہائشی مکان بیچ کر ادا کیا گیا۔

وفات: عام روایات کے مطابق یکم محرم 24ھ کو آپؓ کی وفات ہوئی اور اسی روز دفن ہوئے' دوسری روایت کے مطابق وفات 30 ذی الحج 23ھ کو آپؓ کی وفات ہوئی اور اسی روز دفن ہوئے' دوسری روایت کے مطابق وفات 30 ذی الحج 23ھ کو ہوئی تھی اور تدفین یکم محرم کو ہوئی۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون)۔ نماز جنازہ حضرت صہیب رومیؓ نے پڑھائی۔ آخری ایام میں نمازوں کی امامت بھی آپؓ نے انہی کے ذمہ لگائی تھی۔ حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علی المرتضیٰؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف اور حضرت سعدؓ بن ابو وقاص نے آپؓ کو قبر میں اُتارا۔

سوال: حضرت عمر فاروقؓ کی سیرت و کردار کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیجئے۔

☆ **حضرت عمرؓ کی سیرت و کردار پر تفصیل سے روشنی ڈالیے۔** (لاہور بورڈ 2008ء، 2009ء)
(گوجرانوالہ بورڈ 2009ء)

جواب

سیرت و کردار

حضرت عمر فاروقؓ اخلاق اور سیرت و کردار میں نہایت اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ ذیل میں ہم ان کی سیرت و کردار کے صرف چند پہلوؤں کی طرف اشارہ کر رہے ہیں:

1- محبتِ رسول ﷺ: حضرت عمر فاروقؓ کو حضور اکرم ﷺ سے حد درجہ محبت و عقیدت تھی اور آپ ﷺ کے معاملے میں انتہائی جذباتی ہو جایا کرتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ کا فیصلہ تسلیم نہ کرنے والے ایک منافق کو فوراً قتل کر دینا اس کی واضح مثال ہے۔

2- حبِ اسلام: آپؓ کے دل میں اسلام کی محبت اس قدر رچی ہوئی تھی کہ اللہ کے دین کے لئے کچھ بھی کر گزرنے کا حوصلہ رکھتے تھے۔ غزوۂ بدر کے موقع پر سگے ماموں عاص بن ہشام کو قتل کر دینا آپؓ کی دین سے محبت کی واضح مثال ہے۔ آپؓ نے قرابت داری کو دین سے آگے نہیں بڑھنے دیا۔

3- تواضع و انکساری: حضرت عمر فاروقؓ اگرچہ بہت بڑی اسلامی مملکت کے سربراہ تھے لیکن اس بات سے آپؓ میں کسی قسم کا تکبر پیدا نہیں ہوا تھا۔ اپنے آپ کو رعایا پر حاکم کی بجائے غلام کا درجہ دیتے تھے۔ ایک دفعہ جب بیت المال کا ایک گمشدہ اونٹ خود ڈھونڈ رہے تھے تو کسی نے کہا کہ آپ خود کیوں مشقت کرتے ہیں' کسی غلام کو حکم دے دیا ہوتا۔ آپؓ نے جواب میں فرمایا کہ: "ای عبد اعبد منی"۔ (مجھ سے

بڑھ کر کون غلام ہو سکتا ہے)۔

4- ایثار و انفاق: اللہ کی راہ میں خرچ کرنے میں بھی آپؓ زیادہ سے زیادہ آگے بڑھنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ تبوک کے موقع پر گھر کا آدھا مال لا کر نبی اکرم ﷺ کے قدموں میں ڈھیر کر دیا۔

5- سادگی: طبیعت میں انتہائی سادگی تھی۔ پیوند لگے لباس میں اینٹ کا تکیہ بنا کر زمین پر آرام کر رہے ہوتے۔ مشہور تابعی حضرت سعیدؒ بن المسیب ایک دفعہ سفرِ حج میں آپؓ کے ساتھ تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ آپؓ نے راستہ میں ابطح کے مقام پر سنگریزے سمیٹ کر ان پر کپڑا ڈال کر انہیں تکیہ بنایا۔

6- شجاعت و بہادری: آپؓ نہایت شجاع اور بہادر تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپؓ نے اسلام قبول کیا تو آپؓ نے چھپ کر نماز پڑھنے کی بجائے خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے کی راہ کھولی۔ ہجرت کرنے کا ارادہ کیا تو بھی آپؓ نے چھپ کر ہجرت نہیں کی بلکہ علی الاعلان ہجرت کی۔

7- رعب و دبدبہ: حضرت عمر فاروقؓ نہایت رعب و دبدبے اور جلال والے تھے۔ آپؓ کے سامنے کسی کو بات کرنے کی جرأت نہیں ہوا کرتی تھی۔

8- جذباتیت: حضرت عمر فاروقؓ میں بہت حد تک جذباتیت بھی تھی۔ حضور اکرم ﷺ کی وفات پر نہایت جذباتی ہو گئے تھے۔

9- مزاج میں سختی: حضرت عمر فاروقؓ کے مزاج میں سختی پائی جاتی تھی۔ ایک دفعہ جب ایک منافق حضور اکرم ﷺ کا فیصلہ تسلیم نہ کرتے ہوئے اپنا مقدمہ آپؓ کے پاس لے آیا تو آپؓ نے اسے قتل کر دیا۔ لیکن مزاج کی یہ سختی صرف حق کے لئے اور باطل کے مقابلہ میں تھی۔

10- زندہ دلی: آپؓ کے مزاج میں اگرچہ سختی تھی لیکن آپؓ بہر حال بالکل خشک مزاج بھی نہیں تھے۔ ایک دفعہ حضرت عثمان غنیؓ حضرت عبداللہؓ بن زبیرؓ اور اپنے بیٹے حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ کے ہمراہ کہیں جا رہے تھے۔ حضرت عبداللہؓ بن زبیرؓ اپنے ساتھیوں سے خوش مذاقی کر رہے تھے۔ آپؓ نے صرف اتنا فرمایا کہ دیکھنا اونٹ بے قابو نہ ہو جائیں۔

11- خدمتِ خلق: حضرت عمر فاروقؓ رعایا کی خبر گیری اور خدمتِ خلق کا بہت اہتمام فرماتے تھے۔ ایک دفعہ ایک عورت کے بچوں کو بھوک سے بلکتے دیکھا تو بیت المال سے ضروری سامان خود اپنی پشت پر لاد کر اس کے پاس پہنچایا۔

12- عدالت: عدل کے معاملہ میں حضرت عمر فاروقؓ اپنے پرائے کسی کا خیال نہیں کرتے تھے۔ مجرم خواہ کوئی بڑا ہو یا چھوٹا، قریبی ہو یا دور کا آپؓ اسے سزا دینے میں لحاظ نہ کرتے تھے۔ خود اپنے بیٹے ابو شحمہ کو شراب نوشی کے جرم میں اپنے ہاتھ سے اسی کوڑے لگائے۔

13- صاحب رائے: حضرت عمر فاروقؓ مشورہ اور رائے دینے کی بھی اچھی صلاحیت رکھتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ اور ان کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ اہم امور میں آپؓ سے مشورہ لیا کرتے تھے۔ آپؓ کی رائے کے مطابق کئی دفعہ آیات قرآنیہ بھی نازل ہوئیں۔

14- خطابت و شاعری: حضرت عمر فاروقؓ ایک اچھے خطیب بھی تھے۔ آپؓ کے خطبات میں ایک تسلسل، روانگی اور برجستگی پائی جاتی تھی۔ البتہ خطبۂ نکاح کے متعلق ایک موقع پر آپؓ نے خود فرمایا تھا کہ یہ مجھ سے صحیح بن نہیں آتا۔ شاعری کا بھی اچھا ذوق تھا اور بہت سے اشعار آپؓ کو یاد تھے۔

سوال: عہد فاروق اعظمؓ کے انتظام سلطنت پر جامع مضمون تحریر کیجئے۔

☆ حضرت عمرؓ کا انتظام حکومت مفصل بیان کیجئے۔ (لاہور بورڈ 2008ء)

☆ حضرت عمرؓ کے نظام حکومت پر نوٹ لکھیں۔ (ملتان بورڈ 2012ء)

جواب

انتظام سلطنت

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بعد حضرت عمر فاروقؓ کے پاس خلافت کا انتظام و انصرام آیا۔ ذیل میں ہم آپؓ کے انتظام سلطنت

www.downloadclassnotes.com

کے اہم خدوخال پر ایک نظر کر رہے ہیں:

1- حاکمیتِ اعلیٰ: عہدِ نبوی ﷺ اور عہدِ صدیق اکبرؓ کی طرح عہد فاروق اعظمؓ میں بھی حاکمیت اعلیٰ اور اقتدارِ اعلیٰ کا اختیار صرف اور صرف اللہ ہی کے لئے تسلیم کیا گیا تھا۔ کسی بھی فیصلہ میں سب سے پہلے قرآن حکیم سے راہنمائی حاصل کی جاتی اور اگر قرآن حکیم سے اس مخصوص مسئلہ میں واضح راہنمائی نہ ملتی تو وحی خفی کی طرف رجوع کیا جاتا۔

2- خلافت: حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات کے بعد اب حضرت عمر فاروقؓ نے مسلمانوں کے خلیفہ کی حیثیت سے حکومت کی زمام کار سنبھالی اور امیر المؤمنین کا لقب اختیار کیا۔

3- مشاورت: حضور اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرح ان کے بعد حضرت عمر فاروقؓ نے بھی اہم امور میں صحابہ کرامؓ سے مشاورت کا اہتمام رکھا۔ حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علی المرتضیٰؓ، حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف، حضرت سعدؓ بن ابو وقاص، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت معاذؓ بن جبل، حضرت ابیؓ بن کعب اور حضرت زیدؓ بن ثابت وغیرہ آپؓ کے اہم مشیر تھے۔

4- مرکزی نظام: پوری مملکت اسلامیہ بنیادی طور پر ایک مرکزی نظام کے تحت تھی۔ مرکزی نظام کے سربراہ کی حیثیت خود حضرت عمر فاروقؓ کے پاس تھی۔ مرکزی نظام کے فرائض میں سرحدوں کا دفاع، مفتوحہ علاقوں کا انتظام، عدالتی انتظام، اشاعت اسلام اور قیام امن وغیرہ شامل تھے۔ صوبائی عمال کا تقرر اور ان کا محاسبہ بھی مرکزی نظام ہی کے ذمہ تھا۔

5- صوبائی نظام: انتظامی امور میں آسانی کے لئے حضرت عمر فاروقؓ نے 20ھ میں مملکت کو باقاعدہ طور پر مختلف صوبوں میں تقسیم کیا تھا اور ہر صوبے پر الگ حاکم یا گورنر متعین کیا گیا تھا۔ مکہ، مدینہ، شام، جزیرہ، بصرہ، کوفہ، مصر اور فلسطین آٹھ الگ الگ مستقل صوبے تھے۔

6- امراء: مختلف علاقوں میں مختلف امراء اور عمال متعین کئے گئے تھے اور حسب ضرورت ان کو معزول یا ان کی جگہ کو تبدیل بھی کیا جاتا تھا۔ ہر عامل سے یہ عہد خاص طور پر لیا جاتا تھا کہ وہ ترکی گھوڑے پر سوار نہیں ہوگا، باریک کپڑا نہیں پہنے گا، چھنا ہوا آٹا نہیں کھائے گا، دروازے پر دربان نہیں رکھے گا اور اہلِ حاجت کے لیے ہمیشہ دروازہ کھلا رکھے گا۔

7- فوجی نظام: حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے دور میں فوجی نظام کو نہایت منظم کیا۔ "جند" کے نام سے باقاعدہ بڑے بڑے فوجی مراکز قائم کئے، فوجیوں کی درجہ بدرجہ تنخواہیں مقرر کی گئیں، چار چار ہزار گھوڑوں کے لئے مختلف مقامات پر جنگی اصطبل بنائے گئے، فوجی بارکیں اور چھاؤنیاں بنائی گئیں۔ غرضیکہ آپؓ نے اپنے دورِ خلافت میں اس محکمہ کو انتہائی ترقی دی۔

8- محکمۂ پولیس: حضرت عمر فاروقؓ کے دورِ خلافت میں "احداث" کے نام سے پولیس کا محکمہ بھی قائم ہو چکا تھا۔ پولیس انسپکٹر کو "صاحب الاحداث" کہا جاتا تھا۔ آپؓ ہی کے دورِ خلافت میں جیل خانہ کی ابتداء بھی ہوئی۔ بازار کے معاملات کی نگرانی، ناجائز تجاوزات کا خیال، شراب کی خرید و فروخت پر کنٹرول اور جرائم کی بیخ کنی وغیرہ اسی محکمہ کی ذمہ داریاں تھیں۔

9- عہدیداران کا احتساب: امراء، عمال اور دیگر حکومتی عہدیداران کا احتساب کیا جاتا تھا۔ کسی بھی نئے عامل کے تقرر کے وقت اس کے اثاثوں کی فہرست تیار کر لی جاتی تھی اور اگر ان کے اثاثوں میں بعد میں غیر معمولی اضافہ نظر آتا تو اس پر مؤاخذہ کیا جاتا۔ حج کے موقع پر تمام عاملوں کو موجود ہونے کی ہدایت ہوتی اور حضرت عمر فاروقؓ خود مجمع عام میں لوگوں سے عاملوں کے متعلق شکایات سنتے اور ان کا ازالہ کرتے۔

10- محکمۂ عدالت: حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے دورِ خلافت میں تمام اضلاع میں عدالتیں قائم کیں اور قاضی مقرر کئے۔ قضاۃ کے

www.downloadclassnotes.com

انتخاب میں خصوصی احتیاط کی جاتی اور کسی غیر اہل شخص کا تقرر نہ کیا جاتا بلکہ بعض اوقات تو حضرت عمر فاروقؓ خود عملی امتحان کے بعد قاضی کا تقرر فرماتے۔

11- بیت المال: حضرت عمر فاروقؓ نے دارالخلافہ مدینہ منورہ میں حضرت عبداللہؓ بن ارقمؓ کو افسر خزانہ مقرر کرتے ہوئے مرکزی بیت المال قائم کیا اور مملکت کے دوسرے صوبوں میں بھی بیت المال قائم کیے گئے۔ ہر صوبہ میں الگ الگ افسر خزانہ مقرر ہوتا۔

12- محکمۂ محاصل: حضرت عمر فاروقؓ کے دورِ خلافت میں خراج وغیرہ کی وصولی اور اس کے حساب و کتاب وغیرہ کے لئے بھی الگ سے ایک باقاعدہ محکمہ بنایا گیا۔ خراج کی وصولی کے قدیم طریقوں میں آپؓ نے کئی اصلاحات کیں اور انہیں نافذ العمل کیا۔

13- خلیفہ کی مہر: حضرت عمر فاروقؓ نے بحیثیت خلیفہ اپنی مہر بنوائی تھی۔ علامہ ابن کثیرؒ کے بیان کے مطابق اس مہر پر "کفی بالموت واعظایا عمر" لکھا ہوا تھا۔

14- محکمۂ افتاء: حضرت عمر فاروقؓ کے دورِ خلافت میں محکمۂ افتاء بھی قائم تھا۔ آپؓ نے خاص خاص اہل لوگوں کے نام نامزد کر دیئے تھے کہ کسی بھی قسم کا مسئلہ دریافت کرنے کے لئے لوگ ان کی طرف رجوع کریں۔ ان خاص افراد کے علاوہ دوسرے لوگ فتویٰ دینے کے مجاز نہ تھے۔

15- محکمۂ تعلیم: حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے دورِ خلافت میں تعلیم کو بھی نہایت ترقی دی۔ مختلف اضلاع میں قرآن، حدیث اور فقہ وغیرہ کی تعلیم کے لیے علماء مامور کیئے گئے تھے۔ مدرسین و معلمین کی تنخواہیں بھی مقرر کی گئی تھیں۔

16- ذمیوں کے حقوق کا تحفظ: عہدِ صدیق اکبرؓ کی طرح عہدِ فاروق اعظمؓ میں بھی ذمیوں کے حقوق کا خاص خیال رکھا گیا۔ ایک موقع پر جب محسوس کیا گیا کہ اہلِ حمص کی حفاظت کی ذمہ داری پوری کرنا ممکن نہیں رہا تو ان سے وصول کی گئی جزیہ کی رقم انہیں واپس کر دی گئی۔

☆☆☆☆